قرآن و حدیث
کے انمول خزانے
اور
ایمان پر خاتمہ کیلئے سات مُدلّل نسخے
مُرتّبہ
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
ناشر
کتب خانہ مظہری
گلشنِ اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۶۸۱۱۲

انتساب

احقر کی جملہ تصنیفات وتالیفات مُرشدنا ومولانا

محی السنہ حضرتِ اقدس شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم

اور حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی صحبتوں کے فیوض وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

KUTUB KHANA MAZHARI

Block 2, Gulshan-e-Iqbal Karachi

Phones: 4992176 - 4818112

www.khanqah.org

خزائنِ قرآن

خزانہ نمبر ۱

مخلوق کے ہر شر سے حفاظت کا عمل

ترجمۂ حدیث

حضرت عبداللہ ابن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک رات جبکہ بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیرا تھا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے نکلے پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہہ" میں نے عرض کیا، کیا کہوں، فرمایا کہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کر یہ تجھے ہر چیز کے لئے کافی ہو جائے گی۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۸)

ف: ملا علی قاری مرقاۃ جلد نمبر ۴ ص۳۷ پر لکھتے ہیں کہ علامہ طیبی نے فرمایا، تکفیک من کل شئ کی تشریح میں ای تکفیك من كل شر او من كل ورد یعنی یہ تینوں سورتیں ہر شر سے حفاظت کے لئے کافی ہیں، یا ان کا پڑھنے والا اگر کوئی اور وظیفہ نہ پڑھ سکے تو ان کا ورد ہی اُسے تمام وظائف سے بے نیاز کر دے گا، اور ہر شر سے

محفوظ رہے گا۔ آج مسلمان پریشان ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ جن اور آسیب نے پریشان کر رکھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ کسی دشمن نے جادو یا کالا عمل کرا دیا ہے، کاروبار پر بندش لگوا دی ہے، گاہک نہیں آتے، کسی کو ہر روز ایک نئی بلا اور مصیبت کا سامنا ہے۔ اگر ہم اس وظیفہ کو روزانہ پڑھ لیں جس میں دو تین منٹ بھی نہیں لگتے تو ہر بلا اور مصیبت سے انشاءاللہ محفوظ رہیں گے۔

خزانہ نمبر ۲

سُورۃ حشر کی آخری تین آیات

ترجمۂ حدیث

حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر سورۃ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اور اگر اس دن اسے موت آگئی تو شہید مرے گا، اور جو شام کو پڑھ لے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہوگا، یعنی ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مر گیا تو شہید مرے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۸)

سُورۃ حشر کی آخری تین آیات یہ ہیں:

پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ تین مرتبہ پڑھے، پھر یہ آیات ایک مرتبہ پڑھے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ صبح ستر ہزار فرشتوں کو اپنے لئے استغفار کی ڈیوٹی پر لگا کر پھر ناشتہ کرتا ہوں۔

مذکورہ بالا اسماءِ حسنیٰ کے معانی از بیان القرآن

عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ : وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا۔

اَلْمَلِكُ : یعنی صاحبِ ملک۔

اَلْقُدُّوْسُ : جس کا ماضی عیب سے پاک ہو۔

اَلسَّلٰمُ : جس کے مستقبل میں عیب لگنے کا احتمال نہ ہو۔ کذا فی الکبیر اور علامہ آلوسی نے روح المعانی میں لکھا ہے کہ:

السلام ھو الذی یسلم اولیاءہ من کل اٰفۃ فیسلمون من کل مخوف۔ اَلسَّلٰمُ وہ ذات ہے جو خود بھی سلامت رہے اور اپنے دوستوں کو بھی سلامت رکھے ہر آفت سے، پس اس کے اولیاء سلامت رہتے ہیں ہر دھمکی دینے والے سے۔

اَلْمُؤْمِنُ : کے معنی ہیں امن دینے والا ہر بلا سے۔

اَلْمُھَیْمِنُ : نگہبانی کرنے والا یعنی کوئی آفت بھی نہیں آنے دیتا اور آئی ہوئی کو بھی دُور کر دیتا ہے۔

اَلْعَزِیْزُ : یعنی زبردست طاقت والا۔

اَلْجَبَّارُ : ھُوَالَّذِیْ یُصْلِحُ اَحْوَالَ خَلْقِہٖ بِقُدْرَتِہِ الْقَاھِرَۃِ یعنی جبّار وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے بگڑے ہوئے احوال کو اپنی قدرتِ غالبہ سے درست فرمادے۔

اَلْمُتَکَبِّرُ : یعنی بڑی عظمت والا۔ لیس فیہ التکلف بل النسبة الی الماخذ

اَلْخَالِقُ : پیدا کرنے والا، یعنی معدُوم سے موجود کرنے والا۔

اَلْبَارِئُ : تناسب اعضاء سے پیدا کرنے والا، یعنی ٹھیک بنانے والا حکمت کے موافق۔

اَلْمُصَوِّرُ : صورت بنانے والا۔ وفی الروح الممیز بین خلقہٖ بالاشکال المختلفة۔ اپنی مخلوق میں اختلافِ صُورت سے فرق کرنیوالا۔

خزانہ نمبر۳

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ؕ

ترجمہ : میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبُود ہونے کے لائق نہیں، اس پر میں نے بھروسہ کر لیا، اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

ترجمۂ حدیث

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسُول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دُنیا اور آخرت کے ہر غم کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ (رُوح المعانی پ۱۱ ص۵۳)

علمی لطیفہ اس چھوٹی سی آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت کے ہموم کیلئے کیوں کافی ہو جاتے ہیں؟ فرماتے ہیں وھو رب العرش العظیم وہ رب ہے عرشِ عظیم کا۔ اور عرشِ عظیم مرکزِ نظامِ کائنات ہے جہاں سے دونوں جہان کے فیصلے صادر ہوتے ہیں۔ پس جب بندہ نے اپنا رابطہ ربِ عرشِ عظیم سے قائم کرلیا تو مرکزِ نظامِ کائنات کے رب کی پناہ میں آگیا۔ پھر غموم وہموم کہاں باقی رہ سکتے ہیں کما قال العارف الھندی خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ ؎

جو تُو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اک تُو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ جو شخص صبح کو سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ آخر تک پڑھ لے گا، نہیں پہنچے گی اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی بے چینی اور نہ کوئی مصیبت ، اور نہ وہ ڈوبے گا۔ (رُوح المعانی پ۱۱، ص۵۳)

عجیب واقعہ حضرت محمد ابن کعب سے روایت ہے کہ ایک سَریّہ رُوم کی طرف روانہ ہُوا۔ ان میں سے ایک شخص گر گیا اور اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پس صحابہؓ اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اس کو اُٹھا کر لے جائیں۔ انہوں نے اس کا گھوڑا پاس باندھ دیا اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور سامان بھی پاس رکھ دیا اور آگے بڑھ گئے۔ ایک مردِ غیبی آیا اور پُوچھا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ کہا کہ میری ران کی ہڈی

ٹوٹ گئی ہے اور میرے ساتھیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ اس مردِ غیبی نے کہا کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تکلیف محسوس کر رہے ہو اور پڑھو فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الخ پس اُنہوں نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور یہ آیت پڑھی اور صحت یاب ہو گئے، اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں میں جا پہنچے۔

(رُوح المعانی پ۱۱ ص۵۴)

معمولِ آلوسیؒ

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ آیت حَسْبِیَ اللّٰہُ۔۔۔ الخ اِس فقیر کے معمولات سے ہے برسوں سے۔ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس آیت کی برکت سے ہم کو خیر کی توفیق بخشیں اور حق تعالیٰ شانہٗ خیر الموفقین ہیں۔

ف: اِس وِرد کے بعد دُعا بھی کرے کہ اے اللہ تعالیٰ ببرکتِ بشارتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس آیتِ کریمہ کے ورد کے وسیلہ سے ہماری دنیا و آخرت کی تمام فِکروں کے لئے آپ کافی ہو جائیے۔

نصیحت

رہ کے دُنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

خزائنِ احادیث

خزانہ نمبر ۱

ایسی جامع دُعا جسمیں ۲۳ سالہ ادعیۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں

------ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی ص۱۹۲ ج۲)

ترجمۂ حدیث

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کثرت سے دُعائیں مانگیں، لیکن ہم چند لوگوں کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رہیں۔ ہم نے عرض کیا یارسُول اللہ! آپ نے بہت دُعائیں مانگیں لیکن ہم کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم سب کو ایسی دُعا نہ بتا دوں جو ان سب دُعاؤں کی جامع ہو۔ تم یوں کہا کرو کہ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس تمام خیر کا، جس کا سوال کیا آپ سے آپ کے

نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس تمام شر سے جس سے پناہ چاہی آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ اور استعانت کے قابل صرف آپ ہی کی ذات ہے اور ہماری فریاد کو پہنچنا آپ پر احساناً واجب ہے ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ کی مدد سے ۔

خزانہ نمبر ۲

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمۂ حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو یہ جنّت کے خزانے سے ہے ، اور حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ جو جلیل القدر تابعی ہیں ، سُوڈان کے رہنے والے تھے اور شام میں مفتی تھے ، موقوفاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے پڑھا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ۔ اللہ تعالیٰ اس سے ستر تکلیفوں کو دُور کردیں گے ، جن میں سب سے ادنیٰ فقر ہے ۔ لامنجا ای لا مھرب ولا مخلص یعنی کوئی جائے فرار اور جائے پناہ نہیں ہے مِنَ اللّٰهِ اللہ کے غضب و عذاب سے الا الیہ اَیْ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی رِضَائِهٖ وَرَحْمَتِهٖ سوائے اس کی رضا

ورحمت کی طرف رجوع کرنے کے۔ (مرقاۃ، صا۱۲ جلد ۵)

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ جلد ۵ صا۱۲ پر لکھا ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ بھی ثابت ہے نسائی کی حدیث مرفوع سے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے چار فوائد

ف۱: یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الخ عرش کے نیچے کا جنت کا خزانہ ہے، اور جنت کی چھت عرشِ الٰہی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اعمالِ صالحہ کے اختیار کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہونے لگتی ہے، اس معنیٰ میں یہ جنّت کا خزانہ ہے۔

ف۲: رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے (دُنیوی واخروی) بیماریوں کی دَوا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ بیماری غم ہے (چاہے دُنیا کا ہو یا آخرت کا) (مرقات صا۱۲ جلد ۵)

ف۳: جب بندہ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی چھوڑ دی۔ (مشکوٰۃ)

ترجمۂ حدیث

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے۔ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔ جب بندہ اس کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ ملائکہ سے فرماتے ہیں) اَسْلَمَ عَبْدِیْ (ای انقاد وترک العناد)

یعنی میرا بندہ فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی کو چھوڑ دیا۔ وَاسْتَسْلَمَ (ای فوّض عبدی امور الکائنات الی اللہ باسرھا) یعنی میرے بندے نے دونوں جہان کے تمام غموں کو میرے سپرد کردیا۔ (کذا فی المرقاۃ جلد ۵ صہ ۱۲۱، ۱۲۲) یہ نعمت کیا کم ہے کہ بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھتا ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ عرش پر فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذکر فرماتے ہیں۔

ف ۳: پیغام حضرت ابراہیم علیہ السلام بنام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الانام۔ یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام اور وصیت ہے جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ معراج میں ارشاد فرمایا تھا۔

ترجمۂ حدیث

شبِ معراج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا، آپ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی اُمت کو حکم فرمادیں کہ وہ جنّت کے باغوں کو بڑھالیں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سے۔ (مرقات جلد ۵ صہ ۱۱۱)

اس کے پڑھنے سے وصیتِ ابراہیمی پر عمل کی سعادت بھی نصیب ہوگی اور اس کی برکت سے جنّت کے باغوں میں اضافہ ہوگا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا مفہوم
الفاظِ نبوّت کی شرح الفاظِ نبوّت سے

ترجمۂ حدیث

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا جانتے ہو اس کی کیا تفسیر ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لا حول عن معصية الله۔ نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے۔ وَلَا قُوَّةَ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰہِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰہِ اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص۱۱۱)

اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ الفاظِ نبوت کی شرح الفاظِ نبوت سے ہوئی ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے الفاظ بھی سرکاری اور اس کی شرح بھی سرکاری کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور ما تفسیرها سے معلوم ہوا کہ حدیث کی شرح کو تفسیر سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ احقر محمد اختر عرض کرتا ہے کہ لا حول الخ کا مفہوم اور حاصل اس آیت سے ربط اور تعلق رکھتا ہے بلکہ اس آیت سے مقتبس معلوم ہوتا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ حضرت آلوسی رُوح المعانی میں فرماتے ہیں کہ یہ ما ظرفیہ۔ زمانیہ مصدریہ ہے اور اس کی تفسیر اس طرح فرمائی نفس کثیر الامر بالسوء ہے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ۔ ای فی وقتِ رحمةِ رَبِّیْ وَ عَصْمَتِهٖ یعنی نفس بُرائی سے اس وقت تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک کہ وہ سایۂ رحمتِ حق اور سایۂ حفاظتِ حق میں رہے گا۔

مایوس نہ ہوں اہلِ زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دُعا سے

(حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب)

خزانہ نمبر۳

دوامِ عافیت وبقائے نعمت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ

(رواہ مسلم) (مشکوٰۃ ص۲۱۷)

ترجمۂ حدیث

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں نعمت کے زوال سے اور عافیت کے چھن جانے سے اور اچانک مصیبت کے آجانے سے اور آپ کی ہر ناراضگی سے۔

زوال اور تحوّل کا فرق

زوال کہتے ہیں کسی شے کے باقی نہ رہنے کو بغیر کسی بدل کے۔ جیسے کسی کا مال گم ہو جائے، مگر اس کے ساتھ کوئی دُوسری بلا ومصیبت نہ آئے تو اس کو نعمتِ مال کا زوال کہیں گے اور تحوّل کہتے ہیں کہ نعمت بھی زائل ہو جائے اور ساتھ میں کوئی بلا ومصیبت بھی لگ جائے۔ حدیثِ پاک میں دونوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔ مرقات میں اس کی شرح اس طرح ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ (بِدُوْنِ بَدَلٍ) وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ (ای تبدل عافیتك بالبلاء) (مرقاۃ ج ۵، ص۲۲۶)

خزانہ نمبر۴

ادائے قرض اور رنج وغم سے نجات دلانے والی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ۃ

ترجمہ : اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں ہم سے اور حزن (رنج وغم) سے اور پناہ چاہتا ہوں عجز اور کسل سے اور پناہ چاہتا ہوں بُخل اور بُزدلی سے اور پناہ چاہتا ہوں کثرتِ قرض سے اور لوگوں کے غلبہ پا لینے سے۔ (رواہ ابوداؤد) (مرقاۃ ج ۵، ص۲۱۱)

(مشکوٰۃ ص۲۱۵ باب الاستعاذہ)

حضرت ابوُسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے گھیر لیا ہے غموں نے اور قرضوں نے یعنی کثرتِ قرض کی وجہ سے ادائیگی کی فکر سے پریشان ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی دُعا نہ بتادوں کہ جس کے پڑھنے سے اللہ تیرے غموں کو دُور کردے اور تیرے قرض کو ادا کرادے۔ عرض کیا کہ کیوں نہیں یعنی ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح وشام یوں دُعا مانگا کرو۔ (جو مع ترجمہ کے اُوپر گزر چکی ہے)

ہمّ اور حُزن کے معنی

”ہمّ“ اس غم کو کہتے ہیں جو انسان کو گھلا دے، پس وہ حزن سے اشد ہے

اور حزن اتنا اشد نہیں ہوتا۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۲۱۷)

عجز اور کسل کے معنی

عبادت پر قدرت نہ ہونا عجز ہے اور استطاعت کے باوجود عبادت میں سستی وگرانی ہونا کسل کہلاتا ہے۔ (مرقاۃ) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجز اور کسل دونوں سے پناہ مانگی ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے کہا کہ میں نے اس پر عمل کیا، یعنی صبح وشام یہ دعا مانگنی شروع کر دی، پس اللہ نے میرے غم کو دُور کر دیا اور میرے قرض کو ادا کرا دیا۔

خزانہ نمبر ۵

دُعا برائے حفاظت دین وجان واولاد واہل وعیال ومال

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَوَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ

ترجمہ: اللہ کے نام کی برکت ہو میرے دین اور جان پر میری اولاد اور اہل وعیال اور مال پر۔ (کنز العمال۔ جلد ۲، ص ۶۳۶)

خزانہ نمبر ۶

شرکِ خفی سے نجات دلانے والی دُعا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

شرک میری اُمت میں کالے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ پوشیدہ ہے۔

(کنز العمال ج ۲ ص ۸۱۶)

شرک بہت زیادہ مخفی ہوتا ہے کیونکہ وہ اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کی رفتار سے بھی زیادہ باریک ہے۔ یعنی جس طرح اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہیں آئے گی، اس سے زیادہ خفیہ طریقہ سے شرک قلب میں داخل ہو جاتا ہے اور اس سے بہت کم بچ پاتے ہیں اتقیا یعنی خواص امت بھی، پس ضعیف الایمان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ (مرقاۃ جلد ۱۰، صفحہ)

یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے اور عرض کیا:

فکیف النجاۃ والمخرج من ذالك اس سے نجات اور نکلنے کا کیا راستہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی دُعا نہ بتلادوں کہ جب تو اسے پڑھ لے تو بَرِئْتَ من قلیلہٖ وکثیرہٖ وصغیرہٖ وکبیرہٖ تو قلیل شرک سے اور کثیر شرک سے اور چھوٹے شرک اور بڑے شرک سے نجات پا جائے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ضرور بتائیے اے اللہ کے رسول! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ (کنز العمال ج ۲، ص ۸۱۶)

ترجمۂ دُعا

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ شریک کروں اور اس کو میں جانتا ہوں اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس کی کہ میں نہ جانتا ہوں۔

ف: اس دُعا کو معمول بنانے والوں کے لئے شرک سے نجات کی ضمانت ہے، اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہونے کی بشارت ہے۔

خزانہ نمبر ۷

جس کے پڑھنے سے آسمانی اور زمینی تمام بلاؤں سے حفاظت رہتی ہے

بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (مشکوٰۃ ص ۲۰۹)

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ترجمۂ حدیث

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ صبح اور شام تین تین بار بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑھ لے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (مشکوٰۃ۔ ص ۲۰۹)

نوٹ: مناجات مقبول کی ایک منزل اگر ہر روز پڑھ لی جائے تو سات دن میں اکثر ادعیۂ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی ورد ہو جائیں گی۔

خزانہ نمبر ۸

دعا ہر پریشانی اور بے چینی کو دفع کرنے کے لئے

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

ترجمۂ حدیث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کرب یعنی بے چینی اور پریشانی ہوتی تھی تو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھا کرتے تھے۔ یعنی اے زندہ حقیقی اے سنبھالنے والے آپ ہی کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

حل لغات وتشریح

یَا حَیُّ : اَیْ اَزَلًا اَبَدًا وَحَیَاۃُ کُلِّ شَیْءٍ بِهٖ مُؤَبَّدًا

ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اور ہر شے کی حیات حق تعالیٰ ہی کی اس صفت حیات سے قائم ہے۔

یَا قَیُّوْمُ : اَیْ قَائِمٌ بِذَاتِهٖ وَیُقَوِّمُ غَیْرَهٗ بِقُدْرَتِهٖ

یعنی حق تعالیٰ اپنی ذات سے قائم ہے اور تمام کائنات کو قائم رکھتے ہیں اپنی قدرتِ کاملہ سے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص۲۲)

خزانہ نمبر ۹

سُوءِ قضا اور جہد البلاء سے حفاظت کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

قال قال رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم تعوذوا باللّٰہ من جَہد البَلاءِ و درك الشقاءِ وسُوءِ القضاءِ وشماتة الاعداءِ

ترجمۂ حدیث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! پناہ مانگو سخت ابتلاء

سے اور بدبختی کے پکڑ لینے سے اور ہر اُس قضاء سے جو تمہارے لئے مضر ہو اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے۔

پس طریقۂ دعا یہ ہوگا :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

حل لغات جَهْدِ الْبَلَاءِ وہ بلا ہے جس میں آدمی اس کی انتہائی شدت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے لگے، یعنی زندگی پر موت کو ترجیح دے۔ شقاء شین پر زبر ہے۔ سعادت کی ضد ہے جس کو بدبختی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(مرقات ج ۵، ص۲۲۲)

خزانہ نمبر ۱۰

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی دُعا

وہ دُعا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ والوں کی محبت اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ کی محبت عطا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت جان و مال سے زیادہ اور شدید اور پیاس میں ٹھنڈے پانی کی رغبت سے زیادہ عطا ہوتی ہے۔

حضرت ابو درداء انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنی کنیت سے مشہور ہوئے اور جو بڑے فقیہ عالم اور حکیم تھے۔ شام میں سکونت اختیار کی اور دمشق میں انتقال فرمایا وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ

الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ (ترمذی۔ ابواب الدعوات)

ترجمۂ دُعا

اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبّت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبّت کرتا ہے، اور مانگتا ہوں وہ عمل جو آپ کی محبّت تک پہنچادے۔ اے اللہ آپ اپنی محبّت مجھے میری جان سے زیادہ اور اہل وعیال سے زیادہ اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کردیجئے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ ؎

پیاسا چاہے جیسے آبِ سرد کو
تیری پیاس اس سے بھی بڑھ کر مجھ کو ہو

ف: اللہ والوں کی محبّت ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اعمالِ صالحہ کی محبت کا نہایت قوی ذریعہ ہے، جیساکہ اس حدیث سے واضح ہے۔

نمازِ حاجت

جب کوئی خاص ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا کسی انسان سے ہو تو اوّلاً وضو سنّت کے مطابق کرے، پھر نماز دو رکعت خوب اطمینان وسکون سے پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، پھر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ذیل کم ازکم ایک مرتبہ یا زیادہ جس قدر پڑھنا چاہے پڑھے اور اپنی خاص حاجت کے لئے بھی دعا کرے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ پاک ہے۔ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے ہر ہر عالم کا۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کا جو مغفرت کو ضروری کردیں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی (حفاظت) چاہتا ہوں، میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دُور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پُوری کئے بغیر نہ چھوڑ اے ارحم الراحمین۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل صفحہ ۱۰۹)

ضرُوری انتباہ

جس طرح خمیرۂ مروارید کا پُورا فائدہ اس شخص پر مرتب ہوتا ہے جو زہر کھانے سے احتیاط کرتا ہے۔ اسی طرح ان فضائل کا مکمل نفع اُنہی کو ہوتا ہے جو گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور اگر کبھی احیاناً خطا ہوگئی تو فوراً استغفار و توبہ سے اس کی تلافی کرتے ہیں۔ لہٰذا اِن اوراد و وظائف کے نفع کامل کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام اشد ضروری ہے۔

العارض

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

احادیث مُبارکہ سے دُعاؤں کے مزید چند خزائن نقل کئے جاتے ہیں۔

خزانہ نمبر ۱۱

دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

ترجمۂ حدیث

حضرت شہر ابن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دُعا کیا ہوتی تھی جب آپ کے گھر ہوتے تھے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:-

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو دین پر قائم رکھئے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ (ترمذی۔ ابواب الدعوات)

جو شخص اس دُعا کو مانگتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ دین پر ثابت قدم رہے گا جس کی برکت سے خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

خزانہ نمبر ۱۲

الہامِ ہدایت اور نفس کے شر سے حفاظت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمہ حدیث

حضرت عمران ابن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دُعا کے یہ دو کلمے سکھائے جن کو وہ مانگا کرتے تھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

اے اللہ ہدایت کو مجھ پر الہام فرماتے رہئے یعنی ہدایت کی باتوں کو میرے دل میں ڈالتے رہئے اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچاتے رہئے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ (ترمذی ۔ ابواب الدعوات)

خزانہ نمبر ۱۳

برص، جنون، کوڑھ اور تمام بُرے امراض سے حفاظت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ

ترجمہ حدیث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں پاگل پن سے، کوڑھ سے اور برص سے اور تمام بُرے امراض سے۔

روایت کیا اس کو نسائی نے۔ (نسائی۔کتاب الاستعاذہ)

آج کل کے زمانہ میں جب کہ ہر روز نئے نئے مُہلک امراض پیدا ہو رہے ہیں اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔اور اس کے ساتھ تمام گناہوں سے بچنا چاہئے کیونکہ نئی نئی بیماریاں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔اور گناہوں کو چھوڑنے کی تدبیریں کسی اللہ والے سے پوچھنا چاہئے۔اللہ والوں کی صُحبت کی برکت سے گناہوں سے بچنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔

خزانہ نمبر ۱۴

اللہ تعالیٰ سے معافی ومغفرت دلانے والی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمۂ حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا منقول ہے کہ اے اللہ آپ بہت زیادہ معاف فرمانے والے کریم ہیں، معاف فرمانے کو پسند فرماتے ہیں۔پس مجھ کو معاف فرمادیجئے۔

بعض روایات میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر میں بھی یہ دُعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے لہٰذا شبِ قدر میں اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

(ترمذی۔ابواب الدعوات)

خزانہ نمبر ۱۵

عذابِ قبر و دوزخ اور مالداری وفقر کے شر سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ الخ

ترجمۂ حدیث

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے شر سے اور فقر کے شر سے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

(بخاری ص۹۴۳ ج ۲)

خزانہ نمبر ۱۶

ہدایت تقویٰ، پاکدامنی اور مالداری کیلئے دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

ترجمۂ حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا، تقویٰ کا، پاکدامنی کا اور مالداری کا۔ (ترمذی۔ ابواب الدعوات)

نمازِ استخارہ

جب کسی اُمر میں تردّد ہو کہ یہ کام کروں یا نہ کروں تو نمازِ استخارہ پڑھ کر دُعائے استخارہ کرلے۔ پھر جو بات دل میں جم جائے اس پر عمل کرلے۔ نمازِ استخارہ کا سات بار پڑھنا علامہ شامی نے بروایتِ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مشورہ کرکے کام کرے تو ندامت نہ ہوگی اور جو شخص استخارہ اپنے رب سے کرے تو ناکامی نہ ہوگی، اور اپنے رب سے استخارہ نہ کرنا بدبختی اور بدنصیبی ہے۔

نوٹ: استخارہ میں خواب نظر آنا یا داہنے بائیں کوئی حرکت ہونا کچھ ضروری نہیں بس دل میں جو خیال غالب ہو جائے اسی پر عمل کرلے۔

کہیں منگنی کرے یا شادی کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو استخارہ کئے بغیر نہ کرے، انشاء اللہ کبھی اپنے کام پر پشیمانی نہ ہوگی۔

استخارہ کا طریقہ دو۲ رکعت نمازِ نفل پڑھ کر خوب دل لگا کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

(بخاری، ابواب الدعوات۔ حصن حصین)

جب هٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے جس پر لکیر ہے تو اپنے کام کا دھیان کرے۔ اگر تردد رفع نہ ہو تو سات دن تک استخارہ کرتا رہے۔ اگر جلدی ہو تو ایک ہی مجلس میں سات مرتبہ دو دو نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھ لے۔

نمازِ توبہ

اگر کوئی بات خلافِ شرع ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خُوب گڑگڑا کر توبہ کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ روتے ہُوئے معافی مانگے۔ حدیث میں ہے کہ روئے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل ہی بنا لے اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا۔ اس سے بفضلِ کریم وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

تنبیہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی کا قول بحوالہ تنبیہ الغافلین نقل کیا ہے کہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ کثرت سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتا رہے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے ایمان کے باقی رہنے کی دُعا کرتا رہے اور اپنے کو گناہوں سے بچاتا رہے، اس لئے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ گناہوں کی نحوست سے ان کا ایمان سلب ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک نوجوان سے بوقت انتقال کلمہ نہیں نکلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قفل سا دل پر لگا ہُوا ہے۔ معلوم ہُوا کہ ان کی والدہ ناراض ہیں۔ اپنی ماں کو ستایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کو بُلایا اور سمجھایا کہ اگر تمہارے لڑکے کو کوئی آگ میں ڈالے تو کیا تم اس کی سفارش کرو گی؟ کہا "ہاں"۔ فرمایا کہ تم اس کو معاف کر دو۔ اس نے معاف کر دیا۔ معاف کرتے ہی اس نوجوان کے مُنہ سے کلمہ ادا ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ جو کلمہ کو اخلاص سے پڑھے گا

جنّت میں جائے گا، عرض کیا گیا کہ اخلاص سے کیا مُراد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔

فائدہ حرام کاموں سے بغیر توبہ مرنے پر بُداعمالیوں کی سزا بھگت کر جنّت ملے گی۔ مگر یہ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف ہی فرمادیں، لیکن حرام اعمال کا ایک اثر جو اُوپر بیان ہُوا کہ ایمان کے سلب ہونے کا خطرہ رہتا ہے، اس لئے اعمالِ حرام سے بچنے کا اہتمام شدید ضروری ہے۔

حکایت ایک شخص سے مرتے وقت توبہ کا لفظ نہیں نکل رہا تھا اور اسی حالت میں مرگیا۔ اور دوسرے تمام الفاظ نکل رہے تھے۔ یہ واقعہ حال کا ہے۔ یہ مسلسل گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا کرتا تھا، اور توبہ نہ کرتا تھا، اسی کی نحوست سے مرتے وقت توبہ نصیب نہ ہُوئی۔

عظیم الشان وظیفہ

حضرت ابُوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ جب سُورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، شَہِدَ اللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ اِلیٰ بِغَیْرِ حِسَابٍ نازل ہُوئی تو عرش سے معلق ہوکر فریاد کی کہ کیا آپ ہم کو ایسی قوم پر نازل فرمارہے ہیں جو گناہوں کا ارتکاب کریں گے۔ ارشاد فرمایا کہ قسم ہے میری عزّت وجلال اور ارتفاع مکان کی کہ جو لوگ ہر نمازِ فرض کے بعد تمہاری تلاوت کریں گے ہم ان کی مغفرت فرمائیں گے اور جنّت الفردوس میں جگہ دیں گے اور ہر روز ستّر مرتبہ نظرِ رحمت سے دیکھیں گے اور اس کی ستّر حاجتیں پُوری کریں گے، جس کا ادنیٰ درجہ مغفرت ہے۔

(دیلمی)

فائدہ بعض روایات میں ہے کہ اس کے دشمنوں پر اس کو غلبہ عطا کریں گے۔
(تفسیر روح المعانی پ۳ ، صفحہ ۱۰۶)

پڑھنے کا طریقہ الحمد شریف، آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ پڑھے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ
بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

پھر یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ
تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ
تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

میری بے تابیِ دل میں انہیں کا جذب پنہاں ہے
میرا نالہ انہیں کے لطف کا ممنونِ احساں ہے
(حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب)

استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لئے سات مُدلّل نسخے

حسن خاتمہ کا نسخہ نمبر ۱

(۱) ہر فرض نماز کے بعد الحاح (آہ وزاری) سے یہ دُعا پڑھنا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (پ۳، آل عمران)

ترجمہ وتفسیر از بیان القرآن اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو حق کی طرف ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمتِ خاصہ عطا فرما دیجئے (اور وہ رحمت یہ ہے کہ راہِ مستقیم پر ہم قائم رہیں۔) بلا شبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے استقامت اور حسن خاتمہ کی درخواست کا بندوں کے لئے سرکاری مضمون نازل فرمایا ہے۔ اور جب شاہ خود درخواست کا مضمون عطا فرمائے تو اس کی قبولیت یقینی ہوتی ہے، لہٰذا اس دُعا کی برکت سے استقامت اور حسنِ خاتمہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور عطا ہوگا۔

تفسیر رُوح المعانی سے اس آیت کے متعلق کچھ اہم نُکتے تحریر کئے جا رہے ہیں، جس کے پیشِ نظر اس دُعا کا لطف کچھ اور ہی محسوس ہوگا۔

یہاں رحمت سے مُراد استقامت علی الدین ہے۔ قال آلوسی السید محمود بغدادی فی الروح المراد بهٰذه الرحمة التوفيق

للاستقامة على طريق الحق۔

اور وَھَبْ کے بعد لَنَا اور مِن لَدُنْكَ دو متعلقات نازل فرما کر اصل مطلوب خاص یعنی نعمتِ استقامت اَلْمُعَبَّرَ بِالرَّحْمَةِ کا کچھ فاصلہ کردیا تشویقا للعباد تاکہ بندوں کے شوق میں اضافہ ہو۔ جیسے باپ چھوٹے بچّے کو لڈو دکھا کر ہاتھ کچھ اُوپر کرلیتا ہے تو بچّہ شوق سے کودنے لگتا ہے، یہ قدر نعمت کا لطیف عنوان ہے۔

(کذا فی الرّوح)

لفظِ ہِبَہ سے کیوں تعبیر فرمایا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ بات یہ ہے کہ حسن خاتمہ اور استقامت علی الدین دونوں نعمتیں مترادف ہیں اور لازم و ملزوم ہیں۔ پس یہ دو عظیم الشان نعمتیں جن کی برکت سے جہنم سے نجات اور دائمی جنّت عطا ہو جائے یہ ہماری محدود زندگی کے ریاضات کا صلہ ہرگز نہیں ہوسکتی تھیں۔ اس لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے بندوں کو اس اہم حقیقت سے مطلع فرمادیا کہ خبردار! اپنے کسی عمل کے معاوضہ کا تصور بھی نہ کرنا۔

یہ استقامت جس کو حُسنِ خاتمہ لازم ہے یہ وہ عظیم اور غیر محدود دولت ہے جو دُخولِ جنّت کا سبب ہے جس کا تم کوئی معاوضہ نہیں ادا کرسکتے۔ کیونکہ مثلاً اسّی ۸۰ برس کے نماز روزوں سے اسّی ۸۰ برس کی جنّت ملنے کا قانون اور ضابطہ سے جواز ہوسکتا تھا، لیکن ہمیشہ کے لئے غیر فانی حیات کے ساتھ جنّت عطا ہونا اور محدُود عمل پر یہ غیر محدود اجر و انعام صرف حق رابطہ اور عطائے حق ہے۔ پس لفظِ ہِبَہ سے درخواست کرو کیونکہ ہبہ بدون معاوضہ ہوتا ہے، اور ہبہ میں واہب اپنے غیر متناہی کرم سے جو چاہے دے دے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اسی نکتہ کو بیان فرماتے ہیں:

وفی اختیار صیغة الهبة ایماءٌ ان هذه الرحمة ای ذالك التوفیق للاستقامة على الحق تفضّلٌ مَحضٌ بدون

شائبۃ وجوبِ علیہ تعالیٰ شانہٗ (روح المعانی)

ترجمہ: اور صیغہ ہبہ سے تعبیر میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمادیا کہ اس رحمت سے مُراد وہ توفیق حق ہے جس کی برکت سے بندہ دینِ حق پر قائم رہتا ہے اور جو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، ان کا کرم ہے جس کو عطا فرمائیں انك انت الوهاب یہ معرضِ تعلیل میں ہے کہ تم کو ہم سے ہبہ مانگنے کا کیا حق ہے اور کیوں حق ہے، کیونکہ ہم بہت بڑے داتا اور بخشش کرنے والے ہیں۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں انك انت الوهاب بمعنیٰ لانك انت الوهاب ہے۔ (تفسیر رُوح المعانی، پارہ نمبر ۳، صفحہ ۹)

حسن خاتمہ کا نسخہ نمبر ۲

اس دُعا کا معمول بنالیں جو حدیثِ پاک میں ہے، استقامت اور حُسنِ خاتمہ کے لئے کثرت سے پڑھتے رہیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۶)

ترجمہ: اے زندہ حقیقی کہ جس کی برکت سے تمام کائنات کی حیات قائم ہے اور ہر ذرۂ کائنات کی بقا جس کے فیض پر منحصر ہے آپ کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

يَا حَيُّ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے انسان نفس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ازلاً ابدًا وحياة كل شيءٍ به مؤبدًا۔ حیّ اور قیوم میں اسم اعظم کا اثر ہے۔ حیّ کے معنی ہیں جو ازل سے ابد تک حیّ ہو اور ہر شے کی حیات اس سے قائم ہو۔

يَا قَيُّوْمُ: ای قائم بذاته و یقوم غیره بقدرته قیوم وہ ہے جو اپنی ذات سے قائم ہو، اور تمام کائنات کو اپنی قدرتِ غالبہ کاملہ سے قائم رکھنے والا ہو۔

اَسۡتَغِیۡثُ: ای اطلب الاغاثة واسئل الاعانة (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص۲۳۱)
طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے فریاد رسی کو اور اس کی اعانت کو۔
یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِكَ اَسۡتَغِیۡثُ کا ورد استقامت اور حسن خاتمہ کے لئے اور ہر بلا اور غم سے نجات کے لئے اکسیر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی غم اور صدمہ اور کرب و اضطراب لاحق ہوتا تھا تو آپ اس ورد کو اکثر پڑھتے تھے۔

پوری عبارت متن حدیث عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کربه امر یقول یا حیّ یا قیّوم برحمتك استغیث (مشکوٰۃ ص۲۱۶)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر ایک لمحہ بھی انسان نفس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ (پ۱۳ سورۃ یوسف)

ترجمہ وتفسیر از بیان القرآن نفس تو ہر ایک کا بُری بات بتلاتا ہے، بجز اس نفس کے جس پر میرا رب رحم کرے جیسا کہ انبیاء کے نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں، جن میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نفس بھی داخل ہے۔ خلاصہ یہ کہ میری عصمت میرا ذاتی کمال نہیں بلکہ رحمت و عنایتِ الٰہیہ کا اثر ہے۔

اَمَّارَةٌ: کثیرة الامر (للمبالغة) یہاں الف لام علی السوٓء للجنس ہے۔ پس قیامت تک کے معاصی کے تمام انواع موجودہ اور مستقبلہ اس لفظ میں شامل ہیں۔ کیونکہ جنس انواعِ مختلف الحقائق پر مشتمل ہوتی ہے۔ پس وہ نئے نئے ایجادات و آلاتِ معاصی بھی اس سُوء میں شامل ہو گئے جو کہ قیامت تک ایجاد کئے جائیں گے۔
رُوح المعانی میں ہے کہ مَا رَحِمَ میں ما مصدریہ ظرفیہ زمانیہ ہے، جس کی تفسیر

یہ ہے: اِلَّا فی وقت رحمة ربّی و عصمته یعنی نفس ہر وقت بُرائی کی طرف راہ دکھاتا ہے، مگر جب تک بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سائے میں رہتا ہے نفس اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گر ہزاراں دام باشد بر قدم
چوں تو بامائی نباشد ہیچ غم

اگر ہزاروں گناہ کے جال ہر قدم پر ہوں مگر اے خدا آپ کی عنایت کے ہوتے ہوئے کوئی غم نہیں۔

رَحِمَ جو ماضی تھا مَا مصدریہ نے اسے مصدر بنا دیا۔ پس علامہ آلوسیؒ کی تفسیر رُوح المعانی کے مذکورہ مضامین سے معلوم ہُوا کہ کسی کا نَفس اگر ایک نَفَس بھی عصمتِ حق اور رحمتِ حق سے محروم ہو جائے تو جس سوء میں بھی مبتلا ہو جائے سب کا خوف ہے۔
(رُوح المعانی، پ۱۳، ص۲)

حسن خاتمہ کا نسخہ نمبر ۳
مِسواک کرنا ہے

علامہ شامی بن عابدین ج ۱، ص۸۴ پر رقمطراز ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

صلٰوۃ بسواک افضل من سبعین صلٰوۃ بغیر سواک

ترجمہ: مسواک والے وضو سے جو نماز ادا کی جائے گی اس کا ثواب ستّر گُنا ان نمازوں سے افضل ہو گا جو بغیر مسواک والے وضو سے پڑھی جائیں گی۔

سُنّتِ مسواک کی برکت سے موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد آجائے گا۔

ومن منافعه تذکیر الشهادة عند الموت رزقنا

اللہ ذالک بمنہٖ وکرمہٖ (شامی ج۱، ص۸۵)

ترجمہ: اور مسواک کی سُنّت کے منافع سے موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائیں اپنے احسان وکرم سے۔ آمین

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ بحوالہ شامی ج ۱ ص۸۵ بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کو مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری حصّہ کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اُوپر رکھے۔

حسن خاتمہ کا نسخہ نمبر ۴

ایمانِ موجودہ پر شُکر ہے

یعنی ہر روز موجودہ ایمان پر شکر ادا کرنا اور وعدہ ہے کہ:

لئن شکرتم لازیدنکم (سورۃ ابراہیم، پ۱۳)

اگر تم لوگ شکر ادا کرو گے تو ہم اپنی نعمتوں میں ضرور ضرور اضافہ کریں گے۔

پس ایمان پر شکر ایمان کی بقا بلکہ ترقی کا ذریعہ ہے۔

حسن خاتمہ کا نسخہ نمبر ۵

بَدنظری سے حفاظت

بدنظری سے حفاظت پر حلاوتِ ایمان عطا ہونے کا وعدہ ہے، حلاوتِ ایمان جب دل کو ایک بار عطا ہو جائے گی پھر کبھی واپس نہ لی جائے گی۔

پس حُسنِ خاتمہ کی بشارت اس عمل پر بھی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

ان النظر سھم من سھام ابلیس مسموم من ترکھا مخافتی ابدلتہ ایماناً یجد حلاوتہٗ فی قلبہٖ

(طبرانی عن ابن مسعودؓ، کنزالعمال ج ۵، ص۲۲۸)

یہ حدیث قدسی ہے جس کی تفسیر ملّا علی قاریؒ نے اس طرح فرمائی ہے:

تعریف حدیث قدسی

ھُوالحَدیث الّذی یبیّنہٗ النّبی صَلّی اللہ علیہ وسَلّم بلفظہٖ ویُنسِبُہٗ الی ربّہٖ

ترجمہ: حدیثِ قدسی وہ ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے الفاظ سے بیان کریں، اور نسبت اس کی حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف کریں۔ (مرقاۃ، ج ۱، ص۹۵)

ترجمۂ حدیث

تحقیق نظر ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بُجھایا ہُوا ایک تیر ہے، جس بندے نے میرے خوف سے اپنی نظر کو (نامحرم لڑکی سے یا حسین لڑکے سے) محفوظ رکھا اس کو ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ قلب میں محسوس کرے گا۔

اور ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد ورد ان حلاوۃ الایمان اذا دخلت قلباً لاتخرج منہ ابداً (مرقاۃ ج ۱، ص۴۷)

وارد ہے کہ حلاوت ایمان جس قلب میں داخل ہوتی ہے پھر اس سے کبھی نہیں نکلتی پس اس عمل پر بھی ایمان پر خاتمہ کی بشارت ثابت ہوگئی۔

یہ دولتِ حُسنِ خاتمہ آج کل سڑکوں پر تقسیم ہو رہی ہے۔ نظر کی حفاظت کیجئے اور یہ دولت حاصل کر لیجئے۔

حسن خاتمہ کا نسخہ نمبر ۶

اذان کے بعد کی دُعا ہے

جس کو دُعائے وسیلہ بھی کہتے ہیں۔ اذان کے کلمات کا جواب دے دیجئے پھر جب اذان ختم ہو آپ درُود شریف پڑھ کر دُعائے وسیلہ پڑھیئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ (بخاری)

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یہ آخری جملہ مسند امام بیہقی میں ہے۔

اس دُعا پر وعدہ ہے کہ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو اس دُعا کو پڑھے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی اور جب اس دُعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گی تو ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:۔

ففیہ اشارۃ الی بشارۃ حسن الخاتمۃ ۔ اس میں حُسن خاتمہ کی بشارت موجود ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا، کیونکہ شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کافر کو نہیں مل سکتی۔ (مرقاۃ، ج ۲، ص ۱۶۳، باب الاذان)

حسن خاتمہ کا نسخہ نمبر ۷

اہلُ اللہ کی صُحبت اختیار کرنا اور ان سے محبّت کرنا صرف اللہ کے لئے

بخاری شریف کی دُو روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس عمل مذکور سے حُسن خاتمہ کا فیصلہ مقدر ہو جاتا ہے۔

روایت ۱۲: اہلِ ذکر یعنی صالحین اور اہل اللہ کی شان میں حدیث وارد ہے کہ ایک شخص مجلس ذکر میں صالحین اور اہل اللہ کے مجمع میں کسی حاجت کے لئے جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے ان ذاکرین کی مغفرت کا اعلان فرمایا تو ایک فرشتے نے کہا کہ مگر فلاں شخص تو کسی ضرورت سے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا، اور وہ خطا کار بھی ہے۔ ارشاد ہُوا کہ ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم یہ ایسے مقبولانِ حق ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا محروم اور شقی نہیں رہ سکتا۔ ولہٗ قد غفرت میں نے اس کو بھی بخش دیا۔

حضرت ابن حجر عسقلانیؒ شرحِ بخاری فتح الباری میں فرماتے ہیں:

ان جلیسھم یندرج معھم فی جمیع ما یتفضل اللہ بہ علیھم اکرامًا لھم۔

ترجمہ: تحقیق اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والا انہی کے ساتھ درج ہو جاتا ہے تمام ان نعمتوں میں جو ان پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ اہل اللہ کا اکرام ہے۔ (جیسے معزز مہمان کے ساتھ ان کے ادنیٰ خدام کو بھی اعلیٰ نعمتیں ان کی خاطر دے دی جاتی ہیں) (فتح الباری، ج ۱۱، ص ۲۱۳)

آگے ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں:

ان الذکر الحاصل من بنی آدم اعلیٰ و اشرف من الذکر الحاصل من الملئکۃ لحصول ذکر الأدمیین مع کثرۃ الشواغل و وجود الصوارف و صدورہ فی عالم الغیب بخلاف الملئکۃ فی ذلک کلہ (بحوالہ بالا)

ترجمہ: انسان کا ذکر افضل ہے ملائکہ کے ذکر سے، کیونکہ انسان ہزاروں افکار اور مصروفیات میں گھرا ہُوا ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھُولتا اور

ملائکہ کو ذکر کے علاوہ کوئی فکر اور مصروفیت نہیں اور ملائکہ عالمِ شہادت میں یعنی حق تعالیٰ کو دیکھ کر یاد کرتے ہیں اور انسان عالمِ غیب میں یاد کرتا ہے۔

مولانا اسعد اللہ صاحب محدّث سہارنپوری نے خوب فرمایا ؎

گو ہزاروں شغل ہیں دن رات میں
لیکن اسعد آپ سے غافل نہیں

احقر راقم الحروف کا شعر ہے ؎

دُنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخُدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جُدا رہے

روایت ۲: بخاری و مسلم میں ہے کہ تین خصائل جس میں ہوں گے وہ ان کی برکت سے ایمان کی حلاوت پائے گا۔

۱: جس کے قلب میں اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات سے محبوب ہوں۔

۲: جو کسی بندہ سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے۔

۳: اور جو ایمان عطا ہونے کے بعد کفر میں جانا اتنا ناگوار سمجھے جیسا کہ آگ میں جانا۔

ایمان پر خاتمہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرنا ایک عظیم ذریعہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ محبت اللہ والوں ہی کے ساتھ اعلیٰ اور کامل درجہ کی ہوتی ہے۔ پس اس کا کامل نسخہ کسی اللہ والے سے محبت کرنا ہے۔

ملّا علی قاریؒ مرقات ج ۵ ص۲۹۷ پر تحریر کرتے ہیں کہ ایمان کی حلاوت جب ایک مرتبہ عطا ہو جاتی ہے تو کبھی واپس نہیں لی جاتی۔ (یہ شاہی عطیہ ہے شاہ کریم عطیہ دے کر کبھی واپس نہیں لیا کرتا) پس اللہ والوں کی محبت سے حلاوتِ ایمانی کا عطا ہونا اور اس پر حُسنِ خاتمہ کا عطا ہونا نہایت واضح ہوگیا۔

اللہ والی محبّت کی پانچ شرطیں

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محبت خالص اللہ والی جب ہوتی ہے کہ :

لا یحبہ لغرضٍ ولا عوضٍ ولا عرض ولا یشوب محبتہٗ حظ دنیوی ولا امر بشری

۱: یہ محبت غرض سے نہ ہو۔ ۲: معاوضہ مطلوب نہ ہو۔

۳: سامانِ دُنیوی مطلوب نہ ہو۔ ۴: دُنیوی لطف مطلوب نہ ہو

۵: بشری تقاضے سے پاک ہو۔ (مرقاۃ ج ۱، ص ۷۵)

حلاوتِ ایمانی کی پانچ علامات

۱: استلذاذ الطاعات

عبادات میں لذت ملتی ہے۔

۲: ایثارھا علی جمیع الشھوات

تمام خواہشات پر طاعات کو ترجیح دیتا ہے۔

۳: تحمل مشاق فی مرضاۃ اللہ

اپنے رب کو راضی کرنے میں ہر تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔

۴: تجرع المرارات فی المصیبات

ہر مصیبت میں صبر و رضا کا گھونٹ پی لیتا ہے۔

۵: الرضاء بالقضاء فی جمیع الحالات

ہر حال میں اپنے مولیٰ کی قضا پر راضی رہتا ہے۔ اعتراض اور شکایت نہیں کرتا نہ زبان سے نہ قلب سے۔ (مرقاۃ ج ۱، ص ۷۴)

وعظ محاسنِ اسلام میں ہے کہ ہندو آریوں نے جب سارے مسلمانوں کو ہندو مذہب میں لانے کی تحریک چلائی تو وہ لوگ جو اللہ والوں سے تعلق رکھتے تھے، ان کو سخت مایوس کرتے تھے۔ چنانچہ کانپور میں ایک موقع پر کسی نے کہا کہ اگر اسلام کے

خلاف کوئی بات کی تو سر پر اتنے جوتے لگاؤں گا کہ کھوپڑی گنجی ہو جائے گی۔ تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ ہم مولانا گنگوہی کے مُرید ہیں۔ اور دہلی کے آریہ مرکز میں رپورٹ آئی کہ ہمارا اثر ان لوگوں پر بالکل نہیں ہُوا جو کسی اللہ والے سے تعلق رکھتے ہیں ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء　　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ: ایک زمانہ اولیاء اللہ کی صحبت سو سال کی اخلاص کی عبادت سے اسی لئے افضل ہے کہ ان کی صحبت سے ایسا یقین اور ایمان عطا ہوتا ہے جو مرتے دم تک سلب نہیں ہوتا۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کا یہی مطلب بیان کیا ہے کہ صحبت اہل اللہ سے قلب میں ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جس سے خروج عن الاسلام کا احتمال نہیں رہتا۔ خواہ فسق و فجور ہو جائے مگر دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، مردودیت تک نوبت نہیں پہنچتی، برعکس ہزار برس کی عبادت شیطان کو مردود ہونے سے نہ روک سکی۔ یہی معنیٰ ہیں اس شعر کے ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء　　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسی چیز جو مردودیت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دے وہ ہزار سال کی اس عبادت سے بڑھ کر ہے جس میں یہ اثر نہ ہو۔

(ملفوظات حسن العزیز ص ۱۵، مطبوعہ ملتان)

الحمد للہ تعالیٰ کہ حُسنِ خاتمہ کے یہ سات نسخے بیان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی ہم سب کو توفیق بخشیں۔ قارئینِ کرام سے یہ ناکارہ دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اس ناکارہ کو بھی حق تعالیٰ شانہٗ اپنی رحمت سے استقامت اور حُسنِ خاتمہ کی دولت عطا فرماویں۔ آمین

راقم الحروف

محمد اختر عفا اللہ عنہ

گلشن اقبال۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضروری مشورہ

ناظرین حضرات یہ رسائل ۱: استغفار کے ثمرات ۲: فضائل توبہ ۳: تعلق مع اللہ ۴: علاج الغضب ۵: علاج کبر ۶: تسلیم ورضا ۷: خوشگوار ازدواجی زندگی ۸: حقوق النساء ۹: بدگمانی اور اس کا علاج ۱۰: خزائن قرآن ۱۱: ایک منٹ کا مدرسہ وغیرہ بہت بڑی تعداد میں چھپ چکے ہیں اور مسلسل چھپتے رہتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں نہ جانے کتنے افراد اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ یہ رسائل مفت تقسیم ہوتے ہیں۔ اس پر کثیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ ان کو مفت سمجھ کر ضائع نہ کریں خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں۔

اطلاع عام

دینی اجتماع اور وعظ ــــ (برائے اصلاح وتزکیہ)
بروز جمعۃ المبارک ــــ ۱۱ بجے دن سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک
بروز پیر ــــ بعد مغرب تا عشاء
خواتین کے لئے لاؤڈ اسپیکر اور پردے کا انتظام ہے۔

ــــ ناظم شعبہ نشرواشاعت ــــ

تصانیف

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں دنیا کی حقیقت۔
۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں۔
۳ معارفِ مثنوی۔
۴ معارفِ شمس تبریز۔
۵ کشکولِ معرفت۔
۶ روح کی بیماریاں اور ان کا علاج (کامل)۔
۷ معرفتِ الٰہیہ۔
۸ معیتِ الٰہیہ۔
۹ مجالسِ ابرار (کامل)۔
۱۰ صدائے غیب۔
۱۱ ملفوظاتِ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۲ بدنظری و عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں اور اس کا علاج
۱۳ محبتِ اہل اللہ اور اس کے فوائد۔
۱۴ دستورِ تزکیہ نفس۔
۱۵ تسہیل قواعد النحو۔
۱۶ ایک منٹ کا مدرسہ۔
۱۷ قرآن و حدیث کے انمول خزانے۔
۱۸ مواعظِ حسنہ

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۶۸۱۱۲